OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.uoh.edu.pk/jirs

JIRS, Vol.:2, Issue: 2, 2017
DOI: 10.36476/JIRS.2:2.12.2017.08, PP: 117-129

مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) میں سورۃ التوبہ کی تفسیر میں وارد موضوع احادیث کا علمی مطالعہ

Fabricated Aḥadith in Tafseer of Surah Al-Taubah in Mafatiḥ -al-Ghayb (The Keys to Unknown): A critical Analysis

Farida Begham
PhD Scholar, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan

Abstract

Mafatiḥ - al- Ghayb (The Keys to Unknown) by Imam Fakhr-ul-Din-Al Rāzi (born 544-606, Ray Iran – died 1149- 1209, Iran) is a well known classical scholarly commentary of the Qur'ān, written in Arabic. The exegesis of Imam Rāzi explain each passage of the Qur'ān by mentioning reports and narration (athar from the prophet, his companions (sahabah) and the immediate generations following the companions (Tabi'un). Imam Al Rāzi accumulated a big treasure of explanatory tradition which is extracted from many books. He compiled all the reports and narrations that he could gather for each particular passage without concentrating on their authenticity which resulted in compilation of many weak, unauthentic and even fabricated reports chipped into his tafsir on which he kept silent. tafsir. The present article critically analysis the tafsir portion from Surah al Taubah and discusses the fabricated reports detected during the investigation.

Keywords: *Mafatiḥ al Ghayb, Imam Rāzi, Tafsir*

موضوع کی تعریف

لغوی تعریف: یہ لفظ موضوع لغت میں وَضَعَ ، یضَعُ، وضع الشیئ سے ماخوذ ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں اس نے اسے گرادیا، مٹادیا، ساقط کیا[1]"وضع الجنایة عنه" یعنی اس نے اس سے جرم ساقط کیا، افتراء، گھڑنا، جھوٹ"وضع فلان القصة" فلاں نے اپنی طرف سے قصہ گھڑا۔

موضوع روایت کو موضوع اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنے رتبے سے گر جاتی ہے اور پستیوں میں چلی جاتی ہے۔

اصطلاحی تعریف: محدثین کی اصطلاح میں موضوع سے مراد وہ بنایا اور گھڑا ہوا جھوٹ، جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہو۔ الموضوع هو المختلق المصنوع [2]

ملا علی قاری رحمہ اللہ اور ابن ملقن نے خبر موضوع کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

الموضوع هو المختلق المصنوع و شرّ الضعيف"[3]

CC BY

موضوع من گھڑت، بناوٹی، روایت کا نام ہے اور یہ ضعیف کی بدترین شکل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء اور جھوٹ باندھنا بدترین گناہ ہے جو سخت ترین سزا کا موجب ہے اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من کذب علی فلیتبوأ مقعده من النار"[4]

وضع حدیث کی ابتداء اور اسباب:

جس قدر عہد نبویؐ سے دوری ہوتی چلی گئی فتنہ و فساد اور ہوس زور پکڑتے گئے ابھی ایک صدی بھی نہ گزری تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی روایتیں منسوب کی جانے لگیں اگر پہلی صدی ہجری میں ہی اس کا سد باب نہ کیا جاتا تو اسلام کا سارا ایوان سر بسجود ہو کر رہ جاتا گویا شروع ہونے کے ساتھ ہی اسلام کی تاریخ ہمیشہ کے لئے اس وقت ختم ہو جاتی۔

عہد عثمانی کے آخری سالوں میں غلط، بے سروپا اور بے بنیاد روایتوں کا سیلاب مسلمانوں میں بہا دیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنی ذاتی معلومات کی اشاعت سے اس طوفان کا مقابلہ مناسب خیال فرمایا آپ لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کرتے تھے: "حدثوا النّاس بما یعرفون ودعوا ما ینکرون"[5]

"اپنی باتوں کو لوگوں کے سامنے بیان کیا کرو جنہیں جانتے پہچانتے ہو اور جنہیں نہیں پہچانتے ہو انہیں چھوڑ دو"۔

ایک دو نہیں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حدیثیں گھڑی جانے لگیں اور بڑی مضحکہ خیز قسم کی چیزیں مشہور کر دی گئیں اس کی ایک مثال عبد الکریم بن ابی العوجا کی ہے۔ یہ شخص خلیفہ ہارون الرشید کے زمانے میں گرفتار ہوا۔ یہ شخص جھوٹی حدیثیں گھڑ گھڑ کر لوگوں کو بیان کرتا۔ عدالت سے اسے سزائے موت ہوئی اس نے خود اعتراف کیا کہ اس نے چار ہزار حدیثیں گھڑ کر لوگوں میں پھیلا دی ہیں۔[6]

محدثین کرام ان احادیث کو روایت اور درایت کی چھلنی میں چھان کر نکال دیتے ہیں کہ کیا چیز صحیح ہے اور کیا چیز غلط ہے ایسے ماہر فن محدثین موجود تھے جو کھوٹے اور کھرے کو الگ الگ کر دیتے۔

اس صورت حال کا اندازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمکو پہلے ہی سے ہو چکا تھا چنانچہ اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے کہ " قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سیکون فی آخر امتی أناس یحدثونکم ما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم"[7]

آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگ تم سے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے اور نہ تمہارے آباؤاجداد نے سنا ہوگا، پس تم ان سے بچ کر رہنا"۔

کسی بھی چیز کو محفوظ رکھنے کے جتنے طریقے ہو سکتے ہیں اور انسانی ذہن و دماغ میں آسکتے ہیں وہ سارے کے سارے سنت کو اور ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ رکھنے کے لئے محدثین کرام نے اختیار کئے اور ان سب ممکن طریقوں سے محفوظ ہو کر علم حدیث مرتب و منقح ہو کر ہم تک پہنچا ہے۔ ذخیرہ احادیث سے جعلی اور من گھڑت روایات کی نشاندہی، ان کی جانچ پڑتال ایک دشوار، کٹھن اور دقت طلب کام تھا جو محدثین کرام کی شبانہ روز محنت، خدمت اور والہانہ عقیدت سے ممکن ہوا۔

جن محدثین کرام نے پوری زندگی علم حدیث میں گزاری اور سالہا سال شب و روز حدیث کا مطالعہ کیا انہیں اس والہانہ عقیدت سے ایک بصیرت اور ملکہ پیدا ہو گیا تھا جس سے وہ یہ اندازہ کر لیتے کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہو سکتی۔ ان کو حدیث کی صحت و سقم کا اندازہ اس جوہری کی طرح ہو جاتا جو ایک پتھر کو دیکھ کر اس کے ہیرا اور زخرف ریزہ ہونے کا

اندازہ کرلیتا ہے۔

صحیح اور ضعیف روایت کے بارے میں علقمہ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

"إن من الحديث حديثا ضوء كضوء النهار، تعرفه وانّ من الحديث حديثا له ظلمة كظلمة الليل تنكره"[8]

"حدیثوں میں سے بعض حدیثیں ایسی ہیں کہ ان کی روشنی دن کی روشنی کے مانند پہچانی جاتی ہیں اور ان ہی حدیثوں میں بعض حدیثیں ایسی بھی ہیں کہ جن کی تاریکی رات کی تاریکی جیسی ہے جس سے تم مانوس نہ ہوگے"۔

تفسیر "مفاتیح الغیب" اور موضوع احادیث:

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ کی تفسیر "مفاتیح الغیب" بڑی جامع تفسیر ہے۔انہوں نے اپنی اس تفسیر میں احادیث،اِثار اور اسلاف کے اقوال کا ایک بڑا ذخیرہ جمع کیا ہے لیکن ان احادیث واِثار اور اقوال کی نقل میں سند کا اہتمام نہیں کیا گیا بلکہ اکثر مقامات پر راوی اور کتاب کا نام بھی ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی ان روایات کی صحت و عدم صحت پر کوئی کلام کیا ہے۔اس وجہ سے متعدد ضعیف اور موضوع احادیث بھی اس تفسیر میں جمع کی گئیں۔اس طرح امام رازی رحمہ اللہ نے ایک ایک آیت کی تفسیر میں منقول متعدد احادیث و روایات کو جمع کیا۔اور صحیح ،ضعیف اور موضوع کو جانچنے کی ذمہ داری بعد میں آنے والے علماء و محققین کے ذمہ چھوڑ دیا۔اب ان احادیث اور روایات کی تحقیق جرح و تعدیل اور تصحیح و تضعیف کے اصولوں کے مطابق کی جائے۔

اس سلسلے میں کی گئی کاوش زیر نظر مقالہ بھی ہے جس میں سورۃ التوبہ کی تفسیر میں موضوع روایات کی تحقیق کی گئی ہے اور چھان بین کے بعد جن احادیث میں وضعِ حدیث کی علتیں پائی گئیں ان کو اس مقالہ میں واضح کیا گیا ہے تاکہ "مفاتیح الغیب" کا مطالعہ کرنے والے ان احادیث کے بارے میں جان سکیں اور کسی غلط فہمی میں نہ پڑیں۔

حدیث نمبر 1:

"من أسرج فى مسجد سراجا، لم تزل الملائكة وحملة العرش يستغفرون له ما دام فى المسجد ضوءه"[9]

"جس نے مسجد میں چراغ روشن کیا تو عام فرشتے اور عرش کو اٹھانے والے فرشتے اس کے لئے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتے ہیں جب تک مسجد میں چراغ کی روشنی ہوتی ہے"۔

سند حدیث پر کلام:

یہ روایت الزیلعی کی کتاب "تخریج احادیث الکشاف" میں یوں مروی ہے:

"قلت هكذا ذكره المصنف موقوفاً وهو مرفوع رواه أبو الفتح سليم بن أيوب الرازي الفقيه الشافعي في كتابه الترغيب من طريق الحارث بن أبي أسامة حدثنا إسحاق بن بشر، ثنا أبو عامر الأسدي مهاجر بن كثير، عن الحكم بن مصقلة العبدى عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم "[10]۔یہ سند تین راویوں کی وجہ سے موضوع ہے۔

اس سند میں پہلا مجرح راوی "اسحاق بن بشر" ہے۔اِبو حاتم الرازی اپنی کتاب الجرح والتعدیل میں فرماتے ہیں:

"إسحاق بن بشر الكاهلي كان يكذب يحدث عن مالك وأبي معشر بأحاديث موضوعة"[11]

"اسحاق بن بشر جھوٹ بولتا تھا وہ مالک بن اِنس اور ابو معشر سے موضوع اِحادیث بیان کرتا ہے"۔

دوسرا مجروح راوی "مہاجر بن کثیر" ہے اس کے بارے میں ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" مهاجر بن كثير عن الحكم بن مصقلة قال أبو حاتم متروک الحديث انتهى و كذا قال الأزدى"[12]

"مہاجر بن کثیر حکم بن مصقلہ سے روایت بیان کرتا ہے جس کو ابو حاتم اور ازدی نے متروک الحدیث کہا ہے"۔

تیسرا راوی "الحکم بن مصقلہ" ہے جو متہم بالکذب ہے اور انس بن مالک سے روایت کرتا ہے۔ الأزدی نے انہیں کذاب بتایا ہے امام ذہبی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کے حوالے سے بتایا" عنده عجائب" اور ان سے درج ذیل موضوع روایت بھی بیان کی ہے۔

"وقال البخاری : الحکم بن مصقلة العبدی عنده عجائب ،ثم ذکر له البخاری حدیثا موضوعا، لکن فیه اسحاق بن بشر ، فهو الآفة ،فقال: حدثنی عبد الله ،حدثنا اسحاق بن بشر ،حدثنا مهاجر بن کثیر ،عن الحکم عن أنس مرفوعا: من أسرج فی مسجد لم تزل حملة العرش یستغفرون له، ومن أذن سبع سنین محتسبا حرم الله لحمه ودمه علی دواب الارض أن تأکله فی القبر"[13]

اسی طرح کی ایک اور روایت امام طبرانی رحمہ اللہ نے "مسند الشامیین" میں درج ذیل سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

أَخبرنا خیر بن عرفة، ثنا هانئ بنُ المتوَکل، ثنا خالد بن حمید، عن مسلمة بن علی عن عبد الله بن مروان عن نعمة بن دفین عن ابیه عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه ، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:" من علق قندیلا فی مسجد صلی علیه سبعون الف ملک و استغفروا له ما دام ذلک القندیل یقد---"[14]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مسجد میں قندیل (چراغ) لٹکائی، ستر ہزار فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں اور جب تک وہ قندیل روشن رہی وہ اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔۔۔"

سند حدیث پر کلام:

طبرانی رحمہ اللہ سے یہ روایت مسند الشامیین میں بسند خیر بن عرفۃ، ہانی بن متوکل، خالد بن حمید، مسلمہ بن علی، عبد اللہ بن مروان، نعمۃ بن دفین، وہ اپنے والد سے وہ علی بن ابی طالب سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اس روایت کی تخریج ابن عراق کنانی نے اپنی کتاب "تنزیه الشریعة المرفوعة" اور اسماعیل بن محمد العجلونی نے "کشف الخفاء ومزیل الالباس عما اشتهر من الاحادیث علی السنة الناس" میں کی ہے۔[15]

یہ روایت متن کے لحاظ سے درست نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنھم کی زندگی سے ہمیں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ انھوں نے کبھی مسجد میں چراغ روشن کیا ہو۔ اگر یہ عمل یا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوتا تو صحابہ اس فضیلت کے حصول کے لئے ضرور کوشش کرتے اور تاریخ میں اس کی کئی مثالیں ہوتیں۔ ابن عراق کنانی نے " تنزیه الشریعة المرفوعة" میں امام ذہبی رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہوئے کہا ہے: "قال الذهبی و علمنا بطلان هذا بأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مات ولم یوقد فی حیاته فی مسجده قندیلا ولا بسط فیه حصیرا ولو کان قال لأصحابه هذا لبادروا الی هذه الفضیلة والله اعلم"۔[16]

یہ روایت ایک دوسری سند سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے:

"محمود بن سنجر قال نا عمر بن صبح العبسی قال نا عاصم بن سلیمان الکوفی عن برد بن سنان عن مکحول عن الولید بن العباس عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم" من بنی مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة ومن علق قندیلا صلی علیه سبعون ألف ملك حتی یطفا ذلك القندیل ومن بسط فیه حصیرا صلی علیه سبعون الف ملك حتی تنقطع ذلك الحصیر---" [17]

یہ سند دو متہم بالکذب راویوں کی وجہ سے موضوع ہے ایک مجروح راوی "عمر بن صبح "ہے جس کے بارے میں محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ اپنی کتاب " الفوائد المجموعة فی الأحادیث الموضوعة" میں لکھتے ہیں :

" فی أسناده عمر بن صبح كذاب "[18]

"اس کی سند میں عمر بن صبح جھوٹا ہے۔"

اس سند میں دوسرا متہم بالکذب راوی "عاصم بن سلیمان "ہے جو کہ عمر بن صبح کا شیخ بھی ہے۔ابن الجوزی رحمہ اللہ اپنی کتاب "العلل المتناهیه فی الأحادیث الواهیة" میں الفلاس کے حوالے سے لکھتے ہیں :

"هذا حدیث لا یصح قال الفلاس كان عاصم بن سلیمان یضع الحدیث و قال النسائی متروک و قال الدار قطنی كذاب"۔[19]

"یہ حدیث صحیح نہیں ہے الفلاس کہتے ہیں کہ عاصم بن سلیمان احادیث وضع کرتا تھا۔امام نسائی نے انہیں متروک اور امام دار قطنی نے کذاب کہا ہے"۔اس طرح یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے۔"

حدیث نمبر:2

"من صام یوماً من أشهر الله الحرم كان له بكل یوم ثلاثون یوماً"[20]

"جس نے حرم کے مہینوں میں ایک دن روزہ رکھا اس کے لئے ہر دن کے بدلے تیس دن کا ثواب ہے"۔

سند حدیث:

یہ روایت درج ذیل سند اور الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔

"محمد بن رزین بن جامع المصری ابو عبد الله المعدل،حدثنا الہیثم بن حبیب ،عن سلام الطویل عن حمزة الزیات ،عن لیث بن ابی سلیم عن مجاهد عن ابن عباس رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم " من صام عرفة كان له كفارة سنتین ، ومن صام یوماً من المحرم فله بكل یوم ثلاثون یوماً"۔[21]

"جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اس کے لئے دو سال کا کفارہ ہے اور جس نے حرم کے مہینوں میں ایک دن روزہ رکھا اس کے لئے ہر دن کے بدلے تیس دن کا ثواب ہے"۔

سند حدیث پر کلام:

امام طبرانی رحمہ اللہ نے یہ روایت "المعجم الصغیر "میں الہیثم بن حبیب عن سلام الطویل، عن حمزۃ الزیات ، عن لیث بن ابی سلیم عن مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کی ہے۔

اس میں دو راوی متہم بالکذب ہیں اور ایک راوی ضعیف ہے ان علتوں کی وجہ سے یہ روایت موضوع اور نا قابل اعتبار ہے۔

پہلی علت:

پہلا مجروح راوی "الہیثم بن حبیب" ہے جن کے بارے میں امام ذہبی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اس کی روایت باطل ہے اور متہم بالکذب ہے۔جب کہ امام ابن حبان نے انہیں ثقہ کہا ہے۔[22]

دوسری علت:

دوسرا مجروح راوی "سلام الطویل " ہے۔ان کا پورا نام سلام بن سلیم التمیمی الطویل ہے۔ یحیٰی بن معین نے اس کے

بارے میں کہا ہے:

" سلام الطویل ضعیف ولا یکتب حدیثه ، قال وسمعت احمد بن حنبل یقول سلام الطویل منکر الحدیث"۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے متروک الحدیث کہا ہے۔[23]

تیسری علت:

لیث بن ابی سلیم ہے ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں وہ آخری عمر میں روایتوں میں اختلاط کرتا تھا یہاں تک کہ اُسے خود پتہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ کیا بیان کرتا ہے۔ اسی طرح اسانید کو بھی الٹ پلٹ اور خلط ملط کر دیتا تھا۔ اور اُسے ثقات کی طرف سے بیان کرتا جس کی وجہ سے اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔ ان کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ضعیف الحدیث جداً کثیر الخطأ۔" یحیٰی بن معین فرماتے ہیں "وہ ضعیف راوی ہے"۔[24]

حدیث نمبر:3

"جبلت القلوب علی حب من أحسن اِلیها ، وبغض من أساء اِلیها" [25]

"دلوں کو احسان کرنے والے سے محبت اور ان سے برائی کرنے والے سے بغض کی جبلت پر پیدا کیا گیا۔"

مسند الشہاب میں اس روایت کی تفصیل بیان کی گئی ہے:

"من طریق حسن بن عبد اللہ بن سعید العسکری ،حدثنی احمد بن اسحاق التمار ،عن زید بن اخزم ،عن ابن عائشة عن محمد بن عبد الرحمٰن رجل من قریش قال کنت عند الأعمش فقیل: ان الحسن بن عماره ولی المظالم، فقال الأعمش یا عجباً من ظالم ولی المظالم ما للحائک من الحائک و المظالم؟ فخرجتُ فأتیت الحسن بن عمارة فأخبرته فقال: علیّ مندیل و أثواب فوجه بها الیه فلما کان من الغد بکرت الی الأعمش فقلتُ: أجری الحدیث قبل أن یجتمع الناس یعی:فأجریت ذکره، فقال: بخٍ بخٍ، هذا الحسن بن عمارة زان العمل و ما زانه ، فقلت : بالأمس قلتُ ما قلتَ قال: والیوم تقول هذا، فقال دع هذا عنک ، حدّثنی خیثمة عن عبد اللہ أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: جبلت القلوب علی حب من أحسن اِلیها، و بغض من أساء الیها"۔[26]

ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ نے دوسری سند سے نقل کیا ہے:

" محمد بن عبید بن عتبه،حدثنا بکار بن الأسود ،قال: حدثنا اسماعیل الخیاط ،عن الأعمش ،قال: بلغ الحسن بن عمارة أن الأعمش ،وقع فیه فبعث اِلیه بکسوة فلما کان بعد ذالک مدحه الأعمش، فقیل له کیف تذمه ؟ فقال: اِن خیثمة حدثنی عن ابن مسعود أن "جبلت القلوب---أساء اِلیها"۔[27]

یہ روایت اعمش سے مرفوعاً اور موقوفاً نقل کی گئی ہے۔

القتنی نے "الموضوعات" میں لکھا ہے:

" روی مرفوعاً و موقوفاً علی الأعمش کلاهما باطل"۔[28]

ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" هذاالحدیث لا یصح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اسماعیل الخیاط مجروح"۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: كتبتُ عنه ثم حدث بأحاديث موضوعة فتركناه"۔ میں اس سے حدیث نقل کرتا تھا لیکن پھر اس نے موضوع اِحادیث بیان کرنا شروع کیں تو میں نے اس سے حدیث نقل کرنا چھوڑ دیا"۔ یحییٰ بن معین نے کذاب کہا ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ، امام مسلم رحمہ اللہ، امام نسائی رحمہ اللہ اور دارقطنی رحمہ اللہ نے متروک کہا ہے۔ابن حبان کا کہنا ہے: وہ ثقات سے موضوع احادیث بیان کرتا ہے۔لہٰذا اس سے روایت کرنا جائز نہیں۔[29]

حدیث نمبر:4

"الإيمان نصفان نصف صبر و نصف شكر" [30]

امام بیہقی رحمہ اللہ نے "شعب الایمان" میں بطریق مسلم بن ابراہیم عن العلاء بن خالد القرشی عن یزید الرقاشی عن اِنس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کی ہے:

"مسند الشهاب: بسند عتبه بن السكن عن العلاء بن خالد عن يزيد الرقاشي عن أنس رضى الله عنه

قال :قال رسول الله صلی اللہ علیہ و سلم --- "

یہ روایت دو علتوں کی وجہ سے موضوع ہے۔

پہلی علت:

ایک مجروح راوی عتبہ بن السکن ہے۔اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے متروک الحدیث اور منکر الحدیث کہا ہے۔امام ابن حبان رحمہ اللہ کے مطابق خطا کا شکار ہے اور ثقہ راویوں کے خلاف کرتا ہے۔امام بیہقی رحمہ اللہ کے مطابق موضوع احادیث سے منسوب ہے۔[31]

دوسری علت:

دوسرا مجروح راوی یزید بن ابان الرقاشی ہے۔اسے امام نسائی رحمہ اللہ نے متروک کہا ہے۔ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

یحییٰ بن معین سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

" هو رجل صالح لكن حديثه ليس بشيئ"-

عبد الرحمٰن کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے والد سے یزید الرقاشی کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے کہا:

"كان واعظاً بكاء كثير الرواية عن أنس بما فيه نظر، صاحب عبادة وفي حديثه ضعة"

امام بن حبان فرماتے ہیں یزید بن ابان شب زندہ دار اور نیک آدمی تھے مگر حدیث سے ناواقف تھے اس لئے ان کی روایت ليس بشيئ ہوتی ہے۔[32]

حدیث نمبر:5

"هو قصر في الجنة من اللؤلؤ، فيه سبعون دارا من ياقوتة حمراء، في كل دار سبعون بيتا من زمردة خضراء، في كل بيت سبعون سريرا، على كل سرير سبعون فراشا، على كل فراش زوجةٌ من الحورِ العين، في كل بيت سبعون مائدة، على كل مائدة سبعون لونا من الطَّعامِ، وفي كل بيت سبعون وصيفة، يعطى المؤمن من القوة في غداة واحدة ما يأتي على ذلك أجمع"-[33]

"یہ جنت میں موتیوں کے محل ہیں جس میں سرخ یاقوت کے ستر گھر ہیں ہر گھر میں ستر کمرے سبز زمرد کے ہیں اور ہر

کمرے میں ستر چارپائیاں ہیں اور ہر چارپائی پر ستر گدے اور ہر گدے پر ایک بیوی حور کی صورت میں ہوگی۔اور ہر کمرے میں ستر دستر خوان اور ہر دستر خوان پر ستر اقسام کے کھانے ہوں گے۔اور ہر گھر میں ستر لونڈیاں ہوں گی۔اور ہر صبح مومن کو اتنی قوت دی جائے گی کہ وہ ان کے ساتھ جماع کر سکے"۔

سند حدیث:

"حدثنا عبد الوهاب بن رواحة قال: حدثنا ابو کریب قال: حدثنا اسحاق بن سليمان ،عن جسر بن فرقد ،عن الحسن قال: سألت عمران بن حصين و أباهريرة عن آية من كتاب الله عن قوله(وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ) [34]فقالا: على الخبير سقطت، سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هو قصر------على ذلک أجمع"-(لم يروى هذاالحديث عن الحسن الا جسر بن فرقد) " [35]

سند حدیث پر کلام:

سند میں مجروح راوی جسر بن فرقد ابو جعفر القصاب ہے جن کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا ہے "ليس بذاک "ابن معین نے کہا ہے" ليس بشيئ ولا يكتبه حديثه "امام نسائی اور الدارقطنی نے ضعیف کہا ہے۔امام ابن حبان نے کہا ہے "كان ممن غلب عليه القشف حتى أغضى عن تعهدا لحديث فأخذ بهم اِذا روى و يخطئى اِ ذا حدث خرج عن عدالة"۔[36]

ابن الجوزی نے کہا ہے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھڑلی گئی ہے: " هذاالحديث موضوع على رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي اسناده جسر "۔علامہ ابن عدی کے مطابق ان کی روایات غیر محفوظ ہیں۔[37]

حدیث نمبر:6

"نحن نحكم بالظاهر"

اس کے صحیح الفاظ عیہ ہیں:

" أمرت أن أحكم بالظاهر والله تولى السرائر"[38]

یہ کلام صحیح ہے لیکن حدیث نہیں ہے معروف کتب حدیث اور اجزاء الحدیث میں نہیں ملی مزنی اور دوسرے ماہرین فن نے اس کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کو امام شافعی رحمہ اللہ کا کلام قرار دیا ہے:

"لا وجود له فی كتب الحديث المشهورة ولا الأجزاء المنشورة وجزم العراق بأنه لا اصل له وكذا أنكره المزى وغيره، وهوكلام صحيح لكنه لس بحديث"۔[39]

اس سے بہتر انداز میں یہ مفہوم اس حدیث میں آیا ہے:

"لن أومر أن أنقب عن قلوب الناس"[40]

"مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں نقب کروں"۔

حاصل بحث:(Conclusion)

امام فخر الدین الرازی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر "مفاتیح الغیب" میں ایک ایک آیت کی تفسیر میں منقول متعدد احادیث و روایات کو جمع کیا لیکن ان احادیث و روایات کی نقل میں سند کا اہتمام نہیں کیا گیا۔

اکثر مقامات پر راوی اور کتاب کا نام بھی ذکر نہیں کیا ہے۔

روایات کی صحت وعدم صحت پر کوئی کلام نہیں کیا ہے۔

آپ رحمہ اللہ نے روایت باللفظ کی بجائے روایت بالمعنی کو ترجیح دی ہے۔

لھذا اس تفسیر کا ایک ایسا محقق نسخہ مرتب کیا جائے جس میں ان تمام روایات، آثار واقوال کے حوالے دیئے جائیں۔ جرح و تعدیل اور تصحیح و تضعیف کے اصولوں کے مطابق، صحیح، ضعیف اور موضوع احایث کی نشاندہی کی جائے تاکہ قارئین کو ہر ایک حدیث کی صحت اور سقم کو جاننے کے لئے متون الحدیث کی طرف رجوع نہ کرنا پڑے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

References

[1] الزبیدی، محمد بن محمد بن عبد الرزاق، تاج العروس من جواھر القاموس، تحقیق: عبد السلام احمد وآخرین، دار الھدایۃ، سن نامعلوم، مادہ (وض ع)؛ وحید الزمان قاسمی، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، لاہور، کراچی، 2001م، مادہ (وض ع)۔

Muḥammad bin ʻAbd al Razzaq, *Taj al ʻuroos,* (Dār al Hidayah).

Waḥid al Zaman Qasmi, *Al Qamuos al Waḥid*, (Lahore: Karachi: ’edārah Islmaiyat, 2001), Madah: wauw ḍad ʻeyn

[2] الشہرزوری، عثمان بن عبد الرحمٰن، مقدمہ ابن الصلاح، مکتبۃ الفارابی، 1984م، ص58؛ السخاوی، محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد، التوضیح الأبھر لتذکرۃ ابن ملقن فی علم الاثر، تحقیق: عبداللہ بن محمد عبد الرحیم البخاری، مکتبہ اصول السلف، سعودیہ، 1418ھ، ص57۔

ʻUthman bin ʻAbd al Raḥman , *Muqaddimah Ibn e al ṣalaḥ,* (Al Faraby, 1984), 58

Muḥammad bin ʻAbd al Raḥman, *Al Tawḍyḥ al abhur le tadhkirat Ibn e mulaqqan fi ʻelm al athar,* (Saudia: Maktabah Uṣool al Salaf, 1418), 57

[3] ابن ملقن، عمر بن علی، المقنع فی علوم الحدیث، تحقیق: عبداللہ بن یوسف الجدیع، دار فواز للنشر، سعودیہ، سن نامعلوم، ج1، ص232؛ ملا علی قاری، علی بن سلطان، شرح نخبۃ الفکر فی مصطلحات اھل الاثر، دار الارقم، بیروت، لبنان، سن نامعلوم، ص435۔

ʻUmar bin ʻAli, *Al Muqanneʻ fi ʻuloom al Ḥadtih* , (KSA: Dār Fawaz le al Nashar), 1:232

ʻAlibin sulṭan, *Sharaḥ Nukhbat al Fikar*, (Beirut: Dār al ’arqam), 435

[4] البخاری، محمد بن اسمایل، الجامع الصحیح المختصر، تحقیق: محمد زھیر بن ناصر، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ/1987م، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: 107۔

Muḥammad bin ’ismaʻil, *Al jameʻ al ṣaḥyḥ al mukhtaṣar*, (Beirut: Dār Ṭawq al Najat, 1987), No.: 107

[5] الذھبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، تذکرۃ الحفاظ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1419ھ/1998م، ج1، ص15۔

Muḥammad bin Aḥmad, *Tadhkirat al Ḥuffaẓ*, (Beirut: Dār al kutub al ʻilmiyyah, 1998), 1:15

[6] غازی، محمود احمد، محاضرات حدیث، الفیصل ناشران وتاجران کتب، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، 2010، ص168۔

Maḥmood Aḥmad, *Muḥaḍarat Ḥadtih*

[7] امام مسلم، مسلم بن حجاج قشیری، صحیح مسلم، تحقیق: محمد فواد عبد الباقی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، سن نا معلوم، باب فی الضعفاء والکذابین و من یرغب عن حدیثھم، رقم: 6؛ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ احمد بن محمد الشیبانی، مسند الامام احمد بن حنبل، تحقیق: شعیب الارنوؤط، عادل مرشد، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1421ھ/2001م، مسند المکثرین من الصحابہ، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، رقم: 8267۔

Muslim bin Ḥajjaj, *ṣaḥyḥ muslim,* (Beirut: Dār ’eḥya al turath al ‘Arabi), No.:6

Aḥmad bin Ḥunbal, *Musnad Aḥmad bin Ḥunbal,* (Beirut: Muassissat al Risalah, 2001), No.:8267

[8] السیوطی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، تحقیق: عبد الوھاب عبد الطیف، مکتبۃ الریاض الحدیثیہ، ریاض، سن نا معلوم، ج1، ص129۔

‘Abd al Raḥman bin aby bakar, *Tardryb al rawy,* (Riyaḍ: Maktabah al Riyaḍ al Ḥadtihiyya), 1:129

[9] الرازی، فخر الدین محمد بن عمر، مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ، ج16، ص11۔

Muḥammad bin ’umar, *Mafatyḥ al ghyb,* (Beirut: Dār ’eḥya al turath al ‘Arabi , 1420), 16:11

[10] الزیلعی، عبد اللہ بن یوسف بن محمد، تخریج الاحادیث والآثار الواقعہ فی تفسیر الکشاف للزمخشری، تحقیق: عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، دار ابن خزیمہ، ریاض، 1993م، ج2، ص59۔

‘Abd allah bin yousaf , *Takhryj al aḥadtih wa al athar al waqe‘ah fi tafsyr al kashshaf,* (Riyaḍ: Dār Ibn e Khuzaimah, 1993), 2:95

[11] ابن ابی حاتم، ابو عبد الرحمٰن بن محمد، الجرح والتعدیل، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1271ھ/ 1952م، ج2، ص214، رقم: 734۔

Abu ‘Abd al Raḥman bin Muḥammad, *Al Jaraḥ wa al ta‘dyl,* (Beirut: Dār ’eḥya al turath al ‘Arabi , 1952), 2:214, No.:734

[12] العسقلانی، ابن حجر علی بن محمد، لسان المیزان، مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، 1986م، ج2، ص104۔

‘Alibin Muḥammad Ibn e Ḥajar, *Lisan al Meyzan,* (Beirut: Muassissat al a‘lmy le al maṭbo‘āt, 1986), 2:104

[13] الذہبی، محمد بن احمد، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، تحقیق: علی محمد البجاوی، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر، بیروت، 1382ھ/1963م، ج1، ص580، رقم: 2202۔

Muḥammad bin Aḥmad, *Myzan al ’etidal fi naqd al rijal,* (Beirut: Dār al ma‘rifa le al ṭiba‘at wa al nahsar, 1963), 1:580, No.:2202

[14] الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، مسند الشامیین، تحقیق: حمد بن عبد الحمید، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1405ھ/1984 م، ج2، ص273، رقم: 1327۔ص

Suleman bin Aḥmad, *Musnad al Shamiyyain,* (Beirut: Muassissat al Risalah, 1984), 2:273, No.:1327

[15] الکنانی، ابن عراق علی بن محمد، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ، تحقیق: عبد الوھاب عبد اللطیف، عبد اللہ محمد الصدیق الغماری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1402ھ/1981م، ج2 ص116، رقم: 100؛ العجلونی، اسماعیل بن محمد، کشف الخفاء ومزیل الالباس عما اشتہر من الاحادیث علی السنۃ الناس، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1988م، ج2، ص134، رقم: 2541۔

‘Alibin Muḥammad, Ibn e ‘eraq, *Tanzyh al shary‘ah,* (Beirut: Dār al kutub al ‘ilmiyyah, 1981), 2:110, No.:100

'isma'iel bin Muḥammad, *Kshf al Khifa'* (Beirut: Dār al kutub al 'ilmiyyah, 1988), 2:134, No.:2541

[16] ابن عراق، تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ، ج2، ص116۔

Ibn e 'eraq, *Tanzyh al shary'ah,* 2:116

[17] ابن الجوزی، جمال الدین عبد الرحمٰن بن علی بن محمد، العلل المتناہیۃ فی الأحادیث الواہیۃ، تحقیق: ارشاد الحق الاثری، ادارۃ العلوم الاثریہ، فیصل آباد، پاکستان، 1401ھ/1981م، ج1، ص406، رقم: 682۔

'Abd al Raḥman bin 'ali, *Al 'elal al mutanahiyyah fi al aḥadith al wahiyyah,* (Pakistan: 'eDārat al 'uloom al athriyyah, Fysal ābad, 1981), 1:406, No.:682

[18] الشوکانی، محمد بن علی، الفوائد المجموعۃ فی الأحادیث الموضوعۃ، تحقیق: عبد الرحمٰن یحیٰی المعلمی، المکتب الاسلامی، بیروت، 1407ھ/1986م، ج1، ص26، رقم: 39۔

Muḥammad bin 'ali, *Al Fawa'id al majmo'ah fi al aḥadith al mawḍo'ah,* (Beirut: Al Maktab al islamy, 1986), 1:26, No.:39

[19] ابن الجوزی، العلل المتناہیۃ، ج1، ص406، رقم: 681۔

Ibn e Jawzi, *Al 'elal al mutanahiyyah,* 1:406, No.:681

[20] الرازی، مفاتیح الغیب، ج16 ص42۔

Al Rāzi, *Mafatyḥ al ghayb*, 16:42

[21] الہیثمی، نورالدین علی بن ابی بکر، مجمع الفوائد و منبع الزوائد، دار الفکر، بیروت، 1412ھ/1992م، کتاب فضائل الصیام، باب صیام یوم عرفہ، رقم: 5144؛ الطبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الصغیر، تحقیق: محمد شکور، المکتب الاسلامی، دار عمار، بیروت، عمان، 1405ھ/1985م، ج2، ص162، رقم: 963۔

Nor al Din 'Alibin 'aby Bakar, *Majma' al Fawa'id,* (Beirut: Dār al Beirut: Dār al Fikar, 1992), No.:5144

Suleman bin Aḥmad, *Al Mu'jam al ṣaghyr,* (Beirut: Al Maktab al islamy, 1985). 2:162, No.:963

[22] الذہبی، میزان الاعتدال، ج4، ص320، رقم: 9294۔

Al dhahby, *Meyzan al 'etidal,*4:320, No.:9294

[23] ابن عدی، ابواحمد بن عدی الجرجانی، الکامل فی ضعفاء الرجال، تحقیق: عادل احمد عبد الموجود، علی محمد معوض، الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1418 ھ/ 1997 م، ج4، ص309، رقم: 766۔

Abu Aḥmad bin 'Adi, *Al Kamil fi ḍu'afa al rijal,* (Beirut: Dār al kutub al 'ilmiyyah, 1997), 4:309, No.:766

[24] ابن حبان، محمد بن حبان، المجروحین من المحدثین و الضعفاء والمتروکین، تحقیق: محمود ابراہیم زاہد، دار الوعی، حلب، 1396ھ، ج2، ص231، رقم: 906۔

Muḥammad bin Ḥabban, *Al Majroḥyn min al Muḥadethyn,* (Ḥalb (Aleppo) : Dār al w'a', 1396), 2:231, No.:906

[25] الرازی، مفاتیح الغیب، ج16، ص78؛ البیہقی، احمد بن الحسین، شعب الایمان، مکتبۃ الرشد للنشر و التوضیع، ریاض، 1423ھ/2003م، ج11، ص306، رقم: 8573۔

Al Rāzi, *Mafatyḥ al ghayb*, 16:78

Aḥmad bin al Ḥusain, *Shu'ab al 'eyman,* (Riyaḍ: Maktabah al Rushd, 2003), 11:306, No.:8573

[26] القضاعی، محمد بن سلامہ، مسند الشھاب، تحقیق: حمدی بن عبد الحمید سلفی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1402ھ/1986 م، ج1، ص350، رقم: 8573۔

Muḥammad bin Salamah, *Musnad al shyhab,* (Beirut: Muassissat al Risalah, 1986), 1:350, No.:8573

[27] الأصبھانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد، حلیۃ الأولیاء و طبقات الأصفیاء، دار الکتاب العربی، بیروت، 1405ھ/1984م، ج4، ص121۔

Aḥmad bin 'Abd allah , *Ṭabaqat al aṣfiya'* ,(Beirut: Dār al kitab al 'Arabi, 1984), 4:121

[28] القتنی، محمد طاہر بن علی، تذکرۃ الموضوعات، ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، 1343ھ، ص68۔

Muḥammad Ṭahir bin 'Ali, *Tadhkirat al Mawḍu'at,* ('eDārat al ṭiba'ah al munyriyyah, 1343), 68

[29] ابن الجوزی، العلل المتناھیہ، ج2، ص30، رقم: 861؛ ابن الجوزی، عبد الرحمن بن علی، الضعفاء والمتروکون، تحقیق: عبد اللہ القاضی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1406ھ، ج1، ص111، رقم: 367؛ ابن عدی، الکامل فی ضعفاء الرجال، ج3، ص98، رقم: 445؛ ابن حبان، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، ج1، ص128، رقم: 47۔

Ibn e Jawzi, *Al 'elal al mutanahiyyah,* 2:30, No.: 861

'Abd al Raḥman bin 'ali, *Al ḍu'afa' wa al matrokon,* (Beirut: Dār al kutub al 'ilmiyyah, 1406), 1:111, No.:367

Abu Aḥmad bin 'Adi, *Al Kamil fi ḍu'afa al rijal,* 3:98, No.:445

Muḥammad bin Ḥabban, *Al Majroḥyn min al Muḥadethyn*,1:128, No.:47

[30] الرازی، مفاتیح الغیب، ج16، ص80۔

Al Rāzi, *Mafatyḥ al ghayb*, 16:80

[31] البیہقی، شعب الایمان، ج12، ص192، رقم: 9264؛ القضاعی، مسند الشھاب، ج1، ص127، رقم: 159؛ ابن الجوزی، الضعفاء والمتروکون، ج2، ص166، رقم: 2255؛ ابن حبان، محمد بن حبان، الثقات، دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد دکن، ہند، 1393ھ/9173م، ج8، ص508، رقم: 14719؛ العسقلانی، لسان المیزان، ج4، ص128، رقم: 286۔

Al Bayhaqy, *Shu'ab al 'eyman,* 12:192, No.:9264

Al Qaḍa'ey, *Musnad al shehab,* 1:127, No.:159

Ibn e al Jawzi, *Al ḍu'afa wa al matrukoon,* 2:166, No.:2255

Muḥammad bin Ḥabban, *Al Thiqat,* (India: Da'erah al M'arif al uthmaniyyah, 1973), 8:508, No.:14719

Al 'asqalany, *Lesan al Meyzan,* 4:128, No.:286

[32] ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ج9، ص252، رقم: 1053؛ ابن حبان، المجروحین، ج2، ص448، رقم: 1175۔

Ibn e 'aby Ḥatim, *Al Jaraḥ wa al ta'dyl,* 9:252, No.:1053

Ibn e Ḥabban, *Al Majroheyn*, 2:448, No.:1175

[33] الرازی، مفاتیح الغیب، ج16 ص101۔

Al Rāzi, *Mafatyḥ al ghayb*, 16:80

34 التوبہ: 72۔

Surah al Tawbah, 72

35 الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد، المعجم الاوسط، تحقیق: طارق بن عوض اللہ، عبد المحسن بن ابراہیم، دار الحرمین، قاہرہ، 1415ھ/ 1994م، ج5، ص120، رقم: 4849۔

Suleman bin Aḥmad, *Al Mu'jam al 'awsaṭ* , (Qahirah: Dār al Ḥaramyn), 5:120, No.:4849

36 ابن حبان، المجروحین، ج1، ص217، رقم: 190۔

Ibn e Ḥabban, *Al Majroheyn,* 1:217, No.:190

37 ابن الجوزی، عبد الرحمٰن بن علی، الموضوعات، تحقیق: عبد الرحمن بن عثمان، مکتبۃ السّلفیہ، مدینہ منوّرہ، 1386ھ/1966م، ج3، ص252؛ ابن الجوزی، الضعفاء والمتروکون، ج1، ص169، رقم: 657؛ ابن عدی، الکامل فی الضعفاء، ج1، ص227، رقم: 356۔

Ibn e al Jawzi 'Abd al Raḥman bin 'ali, *Al Mawḍu'at,* (Saudia: Maktabah Al Salfiyyah, 1966), 3:252

Ibn e al Jawzi, *Al ḍu'afa wa al matrukoon,* 1:169, No.:657

Abu Aḥmad bin 'Adi, *Al Kamil fi ḍu'afa al rijal,*1:227, No.:356

38 ملا علی قاری، نور الدین علی بن محمد، الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ، تحقیق: محمد الصباغ، دار الامانۃ، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، سن نامعلوم، ص155، رقم: 65۔

'Alibin Muḥammad, *Al Asrar al Marfo'ah,* (Beirut: Muassissat al Beirut: Muassissat al Risalah,) 155, No.:65

39 السخاوی، محمد بن عبد الرحمٰن، المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ، تحقیق: محمد عثمان، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1405ھ/1985م، ج1، ص162، رقم: 178؛ الزرکشی، بدر الدین محمد بن عبد اللہ، التذکرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1406ھ/1986م، ج1، ص70۔

Muḥammad bin 'Abd al Raḥman, *Al Mqaṣid al Ḥasanah,* (Beirut: Dār al kitab al 'Arabi, 1985), 1:162, No.:178

Muḥammad bin 'Abd allah, Al Zarkashy, *Al Tadhkirah fi al aḥadith al mushtahirah,* (Beirut: Dār al kutub al 'ilmiyyah, 19896), 1:70

40 البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (صحیح البخاری)، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر، دار طوق النجاۃ، بیروت، 1422ھ/2003م، کتاب المغازی، باب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم: 4094؛ امام مسلم، مسلم بن الحجاج القشیری، الجامع الصحیح (صحیح مسلم)، تحقیق: محمد فواد عبد الباقی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، سن نامعلوم، کتاب الزکوۃ، باب ذکر الخوارج وصفاتھم، رقم: 2500۔

Muḥammad bin 'isma'iel, *Al jame' al ṣaḥyḥ al Bukhary*, (Beirut: Dār Ṭawq al Najah, 2003), No.:4094

Muslim bin al Ḥajjaj, *Al jame' al ṣaḥyḥ Muslim,* (Beirut: Dār 'iḥya al turath al 'Arabi), No.:2500